Lesson 3: Ale Imraan (Ayaat 23 - 32): Day 131

سُوْرَةُ آلِ عِمْرَان کی تفسیر

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا

اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الَّذِيْنَ	اُوْتُوْا
کیا نہیں دیکھا تو نے	طرف	ان لوگوں کے کہ	دیے گئے ہیں
بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب			

نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ

نَصِيْبًا	مِّنَ	الْكِتٰبِ	يُدْعَوْنَ	اِلٰى	كِتٰبِ	اللّٰهِ	لِيَحْكُمَ	بَيْنَهُمْ	ثُمَّ
ایک حصہ	سے	کتاب	بلائے جاتے ہیں	طرف	کتاب	اللہ کے	تاکہ حکم کریں	درمیان ان کے	پھر
اللہ (یعنی تورات) سے بہرہ دیا گیا اور وہ (اس) کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ وہ (ان کے تنازعات کا) اُن میں فیصلہ کر دے تو									

يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ

يَتَوَلّٰى	فَرِيْقٌ	مِّنْهُمْ	وَهُمْ	مُّعْرِضُوْنَ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْا	لَنْ
پھر جاتا ہے	ایک فرقہ	ان میں سے	اور وہ	منہ پھیرنے والے ہیں	یہ	اس واسطے ہے کہ	کہا انہوں نے	ہرگز
ایک فریق اُن میں سے کج ادائی کے ساتھ منہ پھیر لیتا ہے ﴿٢٣﴾ یہ اس لیے کہ یہ اس بات کے قائل ہیں								

تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا

تَمَسَّنَا	النَّارُ	اِلَّآ	اَيَّامًا	مَّعْدُوْدٰتٍ	وَغَرَّهُمْ	فِيْ	دِيْنِهِمْ	مَّا
نہ لگے گی ہم کو	آگ	مگر	دن	گنے ہوئے	اور فریب دیا ہے ان کو	بیچ	ان کے دین کے	کہ جو
کہ (دوزخ کی) آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی۔ اور جو کچھ یہ دین کے بارے میں بہتان باندھتے رہے ہیں اس								

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ قف

كَانُوْا	يَفْتَرُوْنَ	فَكَيْفَ	اِذَا	جَمَعْنٰهُمْ	لِيَوْمٍ	لَّا	رَيْبَ	فِيْهِ
تھے	باندھ لیتے	پس کیوں کر ہو گا	جب	اکٹھا کریں گے ہم ان کو	اس دن کہ	نہیں	شک	بیچ اس کے
نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے ﴿٢٤﴾ تو اس وقت کیا حال ہو گا جب ہم ان کو جمع کریں گے (یعنی) اُس روز جس (کے آنے) میں کچھ بھی شک نہیں۔								

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ

وَوُفِّيَتْ	كُلُّ	نَفْسٍ	مَّا	كَسَبَتْ	وَهُمْ	لَا	يُظْلَمُوْنَ	قُلِ	اللّٰهُمَّ
اور پورا دیا جائیگا	ہر	جی کو	جو کچھ	کمایا ہے	اور وہ	نہ	ظلم کیے جائیں گے	کہہ	یا اللہ

اور ہر نفس اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۲۵﴾ کہو کہ اے اللہ

مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز

مٰلِكَ	الْمُلْكِ	تُؤْتِي	الْمُلْكَ	مَنْ	تَشَآءُ	وَتَنْزِعُ	الْمُلْكَ	مِمَّنْ	تَشَآءُ
مالک	ملک کے	دیتا ہے تو	ملک	جس کو	چاہے	اور چھین لیتا ہے	ملک	جس سے	چاہے

(اے) بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى

وَتُعِزُّ	مَنْ	تَشَآءُ	وَتُذِلُّ	مَنْ	تَشَآءُ	بِيَدِكَ	الْخَيْرُ	اِنَّكَ	عَلٰى
اور عزت دیتا ہے	جس کو	چاہے	اور ذلت دیتا ہے	جس کو	چاہے	بیچ ہاتھ تیرے کے ہے	خیر	بیشک تو	اوپر

اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے۔ بے شک

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز

كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ	تُوْلِجُ	الَّيْلَ	فِي	النَّهَارِ	وَتُوْلِجُ	النَّهَارَ	فِي	الَّيْلِ
ہر	چیز کے	قادر ہے	داخل کرتا ہے تو	رات کو	بیچ	دن کے	اور داخل کرتا ہے	دن کو	بیچ	رات کے

تو ہر چیز پر قادر ہے ﴿۲۶﴾ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے

وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ

وَتُخْرِجُ	الْحَيَّ	مِنَ	الْمَيِّتِ	وَتُخْرِجُ	الْمَيِّتَ	مِنَ	الْحَيِّ	وَتَرْزُقُ
اور نکالتا ہے تو	زندہ کو	سے	مردہ	اور نکالتا ہے تو	مردہ کو	سے	زندہ	اور رزق دیتا ہے تو

اور تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی

مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ

مَنْ	تَشَآءُ	بِغَيْرِ حِسَابٍ	لَا	يَتَّخِذِ	الْمُؤْمِنُوْنَ	الْكٰفِرِيْنَ
جس کو	چاہے	بے شمار	نہ	پکڑیں	مسلمان	کافروں کو

جس کو چاہتا ہے بیشمار رزق بخشتا ہے ﴿۲۷﴾ مومنوں کو چاہیے کہ مومنوں کے سوا کافروں

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ

اَوْلِيَآءَ	مِنْ دُوْنِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَمَنْ	يَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	فَلَيْسَ	مِنَ
دوست	سوائے	مسلمانوں کے	اور جو کوئی	کرے	یہ	پس نہیں	سے

کو دوست نہ بنائیں۔ اور جو ایسا کرے گا اُس سے اللہ کا کچھ (عہد) نہیں۔

اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ

اللّٰهِ	فِيْ	شَيْءٍ	اِلَّآ	اَنْ	تَتَّقُوْا	مِنْهُمْ	تُقٰىةً	وَيُحَذِّرُكُمُ	اللّٰهُ
اللہ	بیچ	کسی چیز کے	مگر	یہ کہ	بچو تم	ان سے	بچنے کر	اور ڈراتا ہے تم کو	اللہ

ہاں اگر اس طریق سے تم ان (کے شر) سے بچاؤ کی صورت پیدا کرو (تو مضائقہ نہیں)۔ اور اللہ تم کو اپنے (غضب) سے

نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ

نَفْسَهٗ	وَاِلَى	اللّٰهِ	الْمَصِيْرُ	قُلْ	اِنْ	تُخْفُوْا	مَا	فِيْ	صُدُوْرِكُمْ
ذات اپنی سے	اور طرف	اللہ کے ہے	پھر جانا	کہہ	اگر	چھپاؤ تم	جو کچھ	بیچ	تمہارے سینوں کے ہے

ڈراتا ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف (تم کو) لوٹ کر جانا ہے (۲۸) (اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ کوئی بات تم اپنے دلوں میں مخفی رکھو

اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

اَوْ	تُبْدُوْهُ	يَعْلَمْهُ	اللّٰهُ	وَيَعْلَمُ	مَا	فِيْ	السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِيْ	الْاَرْضِ
یا	ظاہر کرو اس کو	جانتا ہے اس کو	اللہ	اور جانتا ہے	جو کچھ	بیچ	آسمانوں کے	اور جو کچھ	بیچ	زمین کے ہے

یا اُسے ظاہر کرو اللہ اُس کو جانتا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو سب کی خبر ہے

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ

وَاللّٰهُ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ	يَوْمَ	تَجِدُ	كُلُّ	نَفْسٍ	مَّا	عَمِلَتْ
اور اللہ	اوپر	ہر	چیز کے	قادر ہے	جس دن کہ	پائے گا	ہر	جی	جو کچھ	کیا ہے

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۲۹) جس دن ہر شخص اپنے اعمال کی نیکی کو موجود

مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚۛ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا

مِنْ	خَيْرٍ	مُّحْضَرًا	وَّ	مَا	عَمِلَتْ	مِنْ	سُوْٓءٍ	تَوَدُّ	لَوْ	اَنَّ	بَيْنَهَا
سے	بھلائی	حاضر کیا ہوا	اور	جو کچھ	کیا ہے	سے	برائی	چاہے گا	کاش	یہ کہ	درمیان اس شخص کے

پالے گا اور ان کی برائی کو بھی (دیکھ لے گا) تو آرزو کرے گا کہ اے کاش اس میں

وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ

وَبَيْنَهٗٓ	اَمَدًۢا	بَعِيْدًا	وَيُحَذِّرُكُمُ	اللّٰهُ	نَفْسَهٗ	وَاللّٰهُ	رَءُوْفٌۢ
اور درمیان اسکی برائی کے	ہو مسافت	دور کی	اور ڈراتا ہے تم کو	اللہ	ذات اپنی سے	اور اللہ	شفقت کرنیوالا ہے

اور اس برائی میں دور کی مسافت ہو جاتی۔ اور اللہ تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر نہایت

بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ ع قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

بِالْعِبَادِ	قُلْ	اِنْ	كُنْتُمْ	تُحِبُّوْنَ	اللّٰهَ	فَاتَّبِعُوْنِيْ	يُحْبِبْكُمُ	اللّٰهُ
ساتھ بندوں کے	کہہ	اگر	ہو تم	چاہتے	اللہ کو	پیروی کرو میری	چاہے تم کو	اللہ

مہربان ہے ﴿۳۰﴾ (اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تمہیں دوست رکھے گا

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ

وَيَغْفِرْ لَكُمْ	ذُنُوْبَكُمْ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ	قُلْ	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ
اور بخشے واسطے تمہارے	گناہ تمہارے	اور اللہ	بخشنے والا	مہربان ہے	کہہ	اطاعت کرو	اللہ کی

اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ﴿۳۱﴾ کہہ دو کہ اللہ

وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

وَالرَّسُوْلَ	فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَا	يُحِبُّ	الْكٰفِرِيْنَ		
اور رسول کی	پس اگر	پھر جاؤ	پس بیشک	اللہ	نہیں	دوست رکھتا	کافروں کو		

اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اگر نہ مانیں تو اللہ بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا ﴿۳۲﴾

سبق کا خلاصہ:

سورۃ کی شروع کی آیات اس کی تمہید ہیں۔ ان میں دین کے بڑے مسائل کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔ پچھلی آیات میں ہم نے حُبِّ دُنیا کی باتیں کیں۔ وہاں بتا دیا گیا کہ دُنیا کی محبت اللہ کی اطاعت کا شوق ختم کر دیتی ہے۔ ان آیات میں یہود کو مثال بنا کر ہم سب کو اپنے اوپر نظر ڈالنے کی دعوت دی گئی۔

جب قومیں خواہش پرست ہو جاتی ہیں تو اللہ کا دین مشکل لگتا ہے۔ اس دین کو بدل نہیں سکتے تو اس کی تاویلات میں پڑ جاتے ہیں۔

ہم مسلمان اس کتاب کو تو نہیں بدل سکتے اس لئے تاویلات میں پڑے رہتے ہیں۔ جبکہ ماضی کے مسلمان یعنی یہود اپنے دین میں مرضی کی تبدیلیاں کرتے رہتے۔

آج کے سبق میں ہم اللہ سبحان و تعالیٰ کی ملکیت کو دیکھیں گے۔ ہم لوگوں اور دنیا کے مسائل میں اُلجھے رہتے ہیں۔ آج کے سبق میں ہم دیکھیں گے کہ سب چیزوں کا مالک، عزّت والا صرف اللہ ہے۔

غیر مسلموں کے ساتھ ہمارے تعلقات کی حدود پر بھی بات ہو گی۔ یہاں انسان کو اپنے ہی گناہوں سے خوف دلایا گیا۔ آج ہم اتباعِ رسولؐ اور اطاعتِ رسولؐ پر بھی بات کرینگے۔

اللہ ہمیں ان آیات پر عمل کرنے والا بنادے اور اس کتاب کو ہماری زندگی کی کتاب بنادے۔ آمین

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يُدۡعَوۡنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ وَهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۲۳﴾ (اے محمد) کیا آپ نے ایسے لوگ نہیں دیکھے جن کو کتاب (توراۃ) کا ایک (کافی) حِصّہ دیا گیا اور اُسی کتاب اللہ کی طرف اس غرض سے ان کو بلایا بھی جاتا ہے کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کردے پھر (بھی) ان میں سے بعض لوگ انحراف کرتے ہیں بے رخی کرتے ہوئے۔

اَلَمۡ تَرَ نصیحت کے لئے آتا یا غور دلانے کے لئے۔ اُوۡتُوۡا یہ لفظ اہلِ کتاب کو ڈانٹنے کے لئے آتا ہے۔ اس لفظ میں اُن کی مذمت کی گئی ہے۔ نَصِيۡبًا سے مراد اللہ کی طرف سے کتاب ہے۔ نصب کے معنی نشان کے طور پر گاڑ دینا۔ نصیب بھی یہی ہے کے ہمارے نصیب گڑے ہوئے ہیں۔ اللہ چاہے تو دعاؤں سے بدل دے۔ یعنی اُن کو کتاب کا ایک حصّہ دیا گیا۔ یہ کیوں کہا گیا؟

تورات کتاب ہدایت کا ایک حصّہ تھا۔ اپنے وقت کے تقاضوں کے لیئے تھی۔ قرآن العظیم سب کے لیئے ہے اور تمام زمانوں کے لیئے ہے۔ یعنی تورات صرف ایک خاص زمانے کے لیئے تھی۔

ایک اور معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اللہ نے اُنہیں پوری کتاب دی تھی لیکن انہوں نے صرف کچھ حصّہ لے لیا۔ جو عمل میں آسان تھا۔ بعض باتوں کو لے لیا اور بعض کو چھوڑ دیا۔

اور اُسی کتاب اللہ کی طرف اس غرض سے ان کو بلایا بھی جاتا ہے کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے پھر (بھی) ان میں سے بعض لوگ انحراف کرتے ہیں بے رخی کرتے ہوئے۔ خاص طور پر اس میں علماءِ یہود مُراد ہیں۔

نبی پاکؐ جب مدینہ میں آئے تو ایک حکمران کی حیثیت سے آئے تھے۔ یہود پہلے سے مدینہ میں اقلیت کی حیثیت سے رہ رہے تھے۔ اور مدینہ کے مقامی لوگ اوس و خزرج تھے۔ مدینہ مسلم اسٹیٹ بن چکی تھی۔ یہاں اقلیتوں کے حقوق کی بات کی جا رہی ہے۔ کہ ہر اسلامی ملک میں قانون اسلام کا چلے گا۔ عدالت اسلام کے مطابق فیصلے کرے گی۔ اسلام میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ اللہ کے نبیؐ نے یہود پر کوئی زبردستی نہیں کی۔ اللہ کے نبیؐ نے مذہبی آزادی دی۔

مغربی ملکوں میں عام طور پر مذہبی آزادی کی بات کی جاتی ہے لیکن قانون اُس ملک کا ہی چلتا ہے۔ اللہ کے نبیؐ کے دور میں یہ زبردستی نہیں تھی۔ مدینہ میں دو عدالتیں بنائی گئیں۔ ایک مسلمانوں کی، جس میں اللہ کے نبیؐ فیصلے کرتے۔ اگر وہ مدینہ میں نہ ہوتے تو عمرؓ فیصلے کرتے۔ یہود کی اپنی عدالت تھی۔ وہ اپنے فیصلے وہیں کرواتے۔ کبھی کبھی یہود مسلمانوں کی عدالت میں آتے تا کہ انصاف سے فیصلہ ہو سکے۔ کبھی کبھی ایک فریق مسلمان ہوتا اور ایک فریق یہود تو پھر وہ مسلمانوں کی عدالت میں جاتے۔

یہود میں ایک شادی شدہ مرد اور عورت نے زنا کیا۔ اُن کی کتاب میں بھی رجم کی سزا ہے۔ انہوں نے سوچا ہم اپنا فیصلہ مسلمانوں کی عدالت سے کروا لیتے ہیں۔

آج بھی ہم یہی کرتے ہیں۔ اپنی مرضی کے فیصلے کروانا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہیں جو ہماری مرضی کے فیصلے دیں۔ یا ایسی باتیں کرتے ہیں کہ ٹی وی پر تو یہ بتایا تھا۔ فلاں عالم نے تو اجازت دی ہے۔

وہ جوڑے کو اللہ کے نبیؐ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ ایک تو وہ نبی کریمؐ کو ٹیسٹ بھی کر رہے تھے کہ دیکھیں یہ کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پوچھا بتاؤ تمہاری کتاب میں اِس جرم کی سزا کیا ہے؟

یہود کے علماء کو کچھ پیسے دے کر اپنی مرضی کا فیصلہ کروانا آسان تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری کتاب میں تو رجم کی سزا نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا تورات لے کر آؤ۔ جب تورات لے کر آئے تو یہودی عالم نے اُس آیت پر ہاتھ رکھ لیا۔ آپؐ نے اُسے ہاتھ ہٹانے کا کہا تو نیچے وہ آیت نظر آئی جس میں شادی شدہ شخص کے زنا کی سزا رَجم لکھی ہوئی تھی۔

یہاں اس سے مُراد ہے کہ جب اُن کو بلایا جاتا ہے کہ کتاب فیصلہ کر دے تو وہ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْق اُس سے انحراف کرتے ہیں۔ یعنی علماء یہود۔ یہاں دو لفظ استعمال ہوئی ہیں۔ یعنی يَتَوَلّٰى پوری کی پوری پیٹھ پھیر لی۔ اور وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ منہ پھیر لیا۔ بیٹھے بیٹھے چہرہ پھیر لیا۔

اللہ کی کتاب کو تو مانتے ہیں لیکن اللہ کی کتاب کے فیصلے نہیں مانتے۔

یہ جرات اور بے باکی کب آتی ہے؟ کہ صریحاً انکار کر دیا جائے۔ یعنی اللہ کے حکم کا انکار کر رہے ہیں۔